روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۱۶ رجب ۱۴۰۹ھ، ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش، ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۴۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

واقفین بچوں کیلئے دعا کریں اور ان کو دعا کر نیکی تربیت دیں

بچوں کی تعلیم کا دائرہ وسیع کریں

بچوں کو عربی اور اُردو پڑھانے پر زور دیا جائے

بچے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کر کے اپنی شخصیت کو نکھاریں

وقفِ نو میں شامل بچوں کی تربیت کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ فروری بمقام نن سپیڈ ھالینڈ کا خلاصہ

نن سپیڈ NUNSPEED (ھالینڈ) - سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء کو نماز جمعہ یہاں مشن ہاؤس میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے وقفِ نو کے تحت وقف کئے جانے والے بچوں کی تربیت کے بارے میں اہم اور فکر انگیز ارشادات فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ یہ خطبہ جمعہ جو احمدیہ مشن ھاؤس نن سپیڈ ھالینڈ میں دینے لگا ہوں، گزشتہ خطبہ جمعہ کا ہی تتمہ ہے۔

حضور نے فرمایا گزشتہ خطبہ جمعہ میں واقفین زندگی کی نئی نسل کی تیاری کے سلسلے میں بات کی تھی جو اگلی صدی کے لئے جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون پوری طرح بیان نہیں ہوا تھا۔ اس لئے مضمون کے باقی حصہ کو مختصراً بیان کروں گا۔

حضور نے فرمایا واقفینِ زندگی کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ صحت مند واقفین، بیمار واقفین سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے بچپن سے ان کی صحت کی نگہداشت ضروری ہے۔ صحت کے لئے ورزش اور کھیل ضروری ہے۔ جس کھیل میں بچے کو رغبت اور شوق ہو، اس میں اُن کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ ایک مربی جو کھیل کا شوق رکھتا ہو وہ نئی نسل کو اُن کی دلچسپی کے مطابق تربیت دے سکتا ہے۔ اور نئی نسل اس سے مانوس ہو جاتی ہے۔ ہم تربیت کا جو بھی رستہ اختیار کریں اگر نیت صاف ہے تو وہ رستہ خدا کی طرف ہی جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا تعلیم کے سلسلہ میں بھی اُن کا دائرہ وسیع کرنا چاہیئے۔ تاریخِ اقوام اور جغرافیہ کا علم بہت ضروری ہے۔ بچہ کے طبعی رجحان کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ مثلاً اگر بچہ کہانیاں اور ناول پڑھنا پسند کرتا ہے تو اسے پڑھنے دیں لیکن نگرانی کریں۔ لغو اور گندے ناول سے دور رکھیں۔ جاسوسی ناولوں سے بچایا جائے۔ جیسے پاکستان میں ناول اور کہانیاں ہوتے ہیں ان میں جاہلانہ تصورات ہوتے ہیں۔ اُن سے بچوں کو بچانا فرض ہے کیونکہ ان سے بچوں کی صلاحیتیں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں دیومالائی کہانیاں لکھنے اور پڑھنے کا رواج ہے۔ اُن کے تصورات لغو ہیں۔

مثلاً جادوگرنیوں اور ڈائنوں کی کہانیاں من گھڑت اور بے ہودہ ہیں جو بچوں کے ذہنوں میں خوف و ہراس پیدا کر کے ان کو بزدل بنا دیتی ہیں۔

حضور نے فرمایا عربی کہانیاں لکھنے والوں میں یہ خصوصیت تھی کہ وہ اخلاقی سبق دیتے تھے۔ الف لیلیٰ کے قصے جو مشہور ہوئے اگرچہ قصے گندے تھے۔ لیکن بعض کردار اچھے تھے۔ مولانا روم کی مثنوی میں بھی ایسی کہانیاں ہیں۔ اس لئے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی سوچ جنسیات پر مبنی ہے۔ ایک دفعہ لاہور کے ایک سیاستدان نے میرے سامنے مولانا روم کی مثنوی پیش کی اور اس نے جگہ جگہ نشان لگائے ہوئے تھے اُس نے کہا کہ کیا کوئی شریف انسان برداشت کرے گا کہ اس کی بہو بیٹیاں یہ کہانیاں پڑھیں۔ چنانچہ جب مَیں نے اُن قصوں کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ اس سیاستدان نے نتیجہ نکالنے میں غلطی کی ہے۔ ہر حال بچوں کو اس قسم کا لٹریچر پڑھانے

باقی صفحہ ۵ پر

مولوی اللہ یار ارشد کے بیان کی سختی سے تردید

ربوہ — جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان نے لاہور کے ایک اردو روزنامہ میں مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولوی اللہ یار ارشد کے اس "انکشاف" کی بڑی سختی سے تردید کی ہے کہ رسوائے زمانہ کتاب "شیطانی آیات" کے مصنف سلمان رشدی کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس قسم کا جھوٹا اور بے سروپا انکشاف اللہ یار ارشد ہی کا حصہ اور اُن کے مشن کے عین مطابق ہے۔ ترجمان نے کہا کہ عام حالات میں اس قسم کے لغو بیان کی تردید کی بھی چنداں ضرورت نہیں تھی لیکن بعض شرارت پسند اور فتنہ پرور لوگ اس سے غلط فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں اس لئے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ کہنا ضروری ہے کہ سلمان رشدی کا تعلق کسی بھی پہلو سے جماعت احمدیہ کے ساتھ نہیں کجا یہ کہ وہ جماعت کے رکن ہوں۔

— محترم مولوی محمد احمد صاحب نعیم کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ کئی ماہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

— مکرم ماسٹر محمد انور چوہان صاحب ریٹائرڈ ٹیچر (پنجابی شاعر) حال محلہ دارالنصر غربی ربوہ عرصہ چار ماہ سے دردِ گردہ اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے ان کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں

● مکرم کیپٹن اظہر محمود صاحب کراچی (ابن محترم ملک نثار احمد صاحب پرویز واہ کینٹ) یکم جنوری کو کراچی میں ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ جس سے ان کے دانت اور جبڑے ٹوٹ گئے ہیں۔ اب سی۔ ایم ایچ راولپنڈی منتقل کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

فیاض احمد نمائندہ الفضل واہ کینٹ

تصحیح

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء کے الفضل میں پیشگوئی (فضل عمر) کے جلسہ کے بارے میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں ایک امر قابل تصحیح ہے مولانا سلطان محمود انور صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ پیشگوئی شنبہ کے دن کی گئی اور موعود کی پیدائش بھی شنبہ کو ہوئی جبکہ موعود کی وفات اور صدی کے اختتام کا یوم پیشگوئی (فضل عمر) دوشنبہ کو آیا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

چندہ عام، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ بروقت
ادا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۳ر تبلیغ ۱۳۶۸ ہش — ۲۳ر فروری ۱۹۸۹ء

نجات کیا ہے

ایک ایسے لا ینحل مسئلہ کو جس کی گتھی سلجھانے کے لئے سب سرگرداں ہیں اور تمام مذاہب کے پیروکار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کا جواب ان کے پاس موجود ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت عام فہم طریق پر سمجھا کر دل کی ایسی تسلی کرادی ہے کہ وہ کسی اور نظریے سے ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ مسئلہ ہے نجات کا۔ کون نجات یافتہ ہے اور کون نجات یافتہ نہیں ہے۔ کب کسی کو نجات یافتہ کہا جا سکتا ہے اور کون سی بات کسی کو اس بات کا مستحق قرار دینے میں حائل ہے۔ یہ ہیں سوالات جو عام طور پر ذہنوں میں ابھرتے ہیں اور انسان کو سرگرداں رکھتے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نجات کی وضاحت فرماتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر انسان نیکی کی طرف مائل ہو اور بدی سے احتراز کرتا ہو تو یہ علامت ہے اس کے نجات یافتہ ہونے کی۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ یہ ایک عمل مسلسل ہے جہاں اس میں انقطاع پیدا ہو گا وہیں نجات یافتگی متاثر ہو گی۔ اور انسان اس کیفیت سے باہر آ جائے گا کسی کے ہمیشہ کے لئے نجات یافتہ ہونے کے لئے کوئی ایک عمل کافی نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی ایک عمل کا (یا کسی ایک عقیدہ کا) نجات سے اس طرح تعلق قائم کر دیا جائے تو انسانی زندگی میں فساد کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے "میں نجات یافتہ ہوں میں جو چاہوں کروں"۔ یہی نیکی کی پٹڑی سے اتارنے والی بات ہے۔ اور یہی بات انسان کو بدی کے قریب لے جانے کی ترغیب کا باعث بن جاتی ہے پس اس بات کو چھوڑیئے کہ کون نجات یافتہ ہے۔ اس بات کو دیکھئے کہ کس میں نیکی کا رجحان کتنا ہے اور بدی کی طرف میلان کتنا۔ یہی بات افراد کے لئے مفید ہے اور یہی بات معاشرے کو سکون اور اطمینان کی ضمانت دیتی ہے۔ پس آیئے ہم سب اپنے اندر زیادہ سے زیادہ نیکی کا رجحان پیدا کریں۔ اور بدی کو زہر سمجھ کر اس سے دور بھاگیں۔ یہی نجات ہے۔

رات بھر تجھ سے گفتگو کی ہے
اور یہ شرحِ آرزو کی ہے
تیرے آغوش میں مرے مولیٰ
جو حفاظت ہے آبرو کی ہے

—— ابو الاقبال

دعائیہ نظم

بہت کچھ ہو چکا ہے میرے مالک
یہ دنیا یہ جہاں بے شک ہے ہالک
نظر رحمت کی ہم بندوں پہ فرما
گنہ گاروں کو نعمت دے کے شرما
محبت نیک کاموں کی عطا کر
بدی میں پھر نہ ہم کو مبتلا کر

ترقی ہر طرح دنیا میں پائیں
مگر مذہب نہ اپنا بھول جائیں

نتیجہ اچھا نکلے امتحاں کا
ہو نازل فضلِ ربِّ دو جہاں کا

سکون و امن کا ہو دور جاری
بہت اعلیٰ ہو پوزیشن ہماری

ہو ربوہ مرجعِ اقوامِ عالم
اسے حاصل رہے اکرامِ عالم

ادارے جیسے تعلیمی یہاں ہوں
نمونہ وہ پئے اہلِ جہاں ہوں

خدا کا فضل نازل ہر گھڑی ہو
بہت آسان اکمل کی کڑی ہو۔

—— قاضی ظہور الدین اکمل

وہ کسی آسائش و آرام کا جویا نہیں
اپنے ذاتی دکھ سے تو وہ آج تک رویا نہیں
بنک میں ڈالی تھی تم نے جسکی اُجرت مار کر
بھوک اور سردی سے اُسکا خانداں سویا نہیں

—— امۃ الباری ناصر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلڈ پریشر

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ایم ایس سی۔ ربوہ

بلڈ پریشر کے لفظی معنی تو خون کا دباؤ ہے لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کا بلڈ پریشر ہائی ہے یعنی نارمل سے بڑھا ہوا ہے۔ فی زمانہ ہائی بلڈ پریشر کا مرض بھی عام ہو گیا ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ اشخاص اس بیماری میں مبتلا ہونے لگے ہیں اور بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس بیماری کا علم اس قدر تاخیر سے ہوتا ہے کہ اس وقت اس کا علاج بہت وقت اور محنت چاہتا ہے حالانکہ اگر بروقت علم ہو جاتا تو اس کا علاج نہایت آسان ہوتا۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر سے ہر آدمی آگہی حاصل کرے۔ بدیں غرض چند معلومات پیش ہیں:۔

۱۔ بلڈ پریشر کسے کہتے ہیں؟

انسانی دل ایک نہایت مضبوط عضلاتی پمپ ہے جس کا بڑا مقصد تمام جسم میں خون کے دوران کو جاری رکھنا ہے۔ چنانچہ ایک طرف یہ اپنے اندر سے شریانوں (ARTERIES) کے راستہ خون کو جسم کے مختلف عضلات اور ریشوں تک پہنچا کر ان کے لئے ایندھن (FUEL) مہیا کرتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف یہ دل وریدوں (VEINS) کے راستہ وہ خون واپس حاصل کرتا ہے جو ریشوں سے گندے اور ناقابل ضیاع مادے کو اپنے ساتھ لے لیتا ہے اور اس خون کو تازہ آکسیجن حاصل کرنے کے لئے پھیپھڑوں میں پہنچاتا ہے۔ جس طرح ٹونٹی میں پانی کو زیر دباؤ (PRESSURE) ہونے کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح خون کو بھی زیر دباؤ رہنا ضروری ہے تاکہ یہ مؤثر طریق پر جسم کے وسیع و عریض ARTERIES کے جال میں اپنا دورانِ جاری رکھ سکے۔ حتیٰ کہ چڑھائی بھی چڑھ سکے مثلاً گردن اور سر دماغ میں بھی جا سکے۔ خون کو یہ پریشر دل کے پمپ کرنے کے عمل سے ملتا ہے اور یہ شریانوں (ARTERIES) کے دورانِ خون کو روکنے (CONSTRICTION) کے عمل سے کنٹرول ہوتا ہے۔ بعض اشخاص میں روکنے کا یہ عمل شدید ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دل کو اس مزاحمت سے نمٹنے کے لئے اور شریانوں میں مطلوبہ مقدارِ خون پہنچانے کے لئے زیادہ قوت کے ساتھ پمپ کرنا پڑتا ہے۔ اس حالت کو جس میں کہ دل پر زائد بوجھ (STRAIN) پڑتا ہے ہائی بلڈ پریشر یا صرف بلڈ پریشر کہتے ہیں اور ڈاکٹری اصطلاح میں یہ مرض ہائی پرٹینشن (HYPERTENSION) کہلاتی ہے۔

۲۔ بلڈ پریشر کے اثرات کیا ہیں؟

بلڈ پریشر کے عارضہ کے بُرے اثرات اس بیماری کی ابتدا سے کافی دیر کے بعد ظاہر ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اگر اس بیماری کا بروقت پتہ نہ چلے اور علاج بروقت نہ ہو تو یہ کئی تشویشناک بیماریوں کا موجب ہو جاتا ہے جن بیماریوں کے خطرہ والے عوامل میں بلڈ پریشر سب سے اہم عنصر ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(i) ہارٹ اٹیک HEART ATTACK

ہائی بلڈ پریشر خواہ تھوڑا ہی ہو پھر بھی یہ ہارٹ اٹیک کے خطرہ کو بڑھا دیتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے یہ زیادہ خطرناک ہے جو دوسرے عواملِ خطرہ بھی رکھتے ہیں یعنی جن کی خوراک میں چربی (FAT) زیادہ ہے یا جو ذیابیطس میں مبتلا ہیں یا جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ ماہرین کے نزدیک متفقہ طور پر یہ طے شدہ امر ہے کہ مرغن غذا ہائی بلڈ پریشر اور سگریٹ نوشی ہارٹ اٹیک کے لئے سب سے زیادہ ممکنہ خطرہ ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر دل کے عمل کو بُری طرح متاثر کرتا ہے نتیجۃً سانس میں دقت اور بعض اور نقائص پیدا ہو جاتے ہیں جس کا امکانی نتیجہ ہارٹ اٹیک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کو بلڈ پریشر کا عارضہ ہو اور اس کا بروقت اور باقاعدہ علاج نہ ہو سکا ہو اگر ان کو نتیجۃً ہارٹ اٹیک ہو تو یہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ قریباً نصف مریضوں کے لئے پہلا اٹیک ہی جان لیوا ثابت ہو جاتا ہے۔ اب یہ امر بھی مسلّم ہے کہ بلڈ پریشر دل کے امراض اتھروما، انجائنا تھرامبوسس اور دل کے فیل ہونے کا باعث بنتا ہے۔

(ii) فالج (STROKE)

دماغ کی کسی شریان (ARTERY) میں رکاوٹ (BLOCKAGE) کے باعث یا کمزور رگ کے پھٹنے سے خون نکلنے کے باعث فالج کا حملہ ہو جاتا ہے جو مریض کے جسم کو مفلوج کرنے یا قوت گویائی مفقود کرنے یا قوتِ حافظہ کو ختم کرنے پر منتج ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہو ان پر فالج کا خفیف یا بڑا حملہ ہونے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے تاہم اگر علاج سے بلڈ پریشر بروقت کنٹرول کر لیا جائے تو اس خطرہ کا امکان کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔

(iii) گردوں کی بیماری

ایسے مریض جن کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہو یا سرعت کے ساتھ بڑھتا ہو ان کا اگر بروقت اور فوری علاج نہ ہو تو ان کے گردے بُری طرح متاثر ہونے اور انہیں شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے اور اگر لمبا عرصہ بلڈ پریشر ہائی رہے تو گردے فیل بھی ہو جاتے ہیں۔

(iv) آنکھیں

آنکھیں بھی بلڈ پریشر سے بُری طرح مجروح ہوتی ہیں۔ بعض کی نظر میں BLIND SPOTS آجاتے ہیں اور بعض بلڈ پریشر کے مریضوں کی نظر کلیتہً خراب بھی ہو سکتی ہے اور ان کے بصری اعصاب (OPTIC NERVE) بے کار ہو جاتی ہے۔

(v) پھیپھڑوں

میں رکاوٹ کا بھی بلڈ پریشر باعث ہو جاتا ہے اور دم گھٹنے کی تکلیف ہو جاتی ہے

(۳) ہائی بلڈ پریشر کی علامات

غیر پیچیدہ بلڈ پریشر کی کوئی خاص علامات نہیں ہوتیں۔ معدودے چند مریضوں کے عین کھوپڑی میں سردرد، منہ کا رنگ سرخ ہونا یا گردن کی پشت میں تناؤ یا درد محسوس ہوتا ہے بعض کا سر چکراتا ہے بعض کو بے آرامی ہوتی ہے اور بعض کو بلاوجہ تھکن محسوس ہوتی ہے لیکن اکثر کو اس کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا اور اس کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ بعض پیچیدگیوں کا متحمل ہو جاتا ہے مثلاً فالج، شدید یا مزمن دل کا مرض، یا گردوں کا بیکار ہونا یا دم گھٹنا یا یکدم نظر کا مجروح ہونا یا ناک میں سے بے تحاشہ خون بہنا بعینہٖ جس طرح ففتھ کالم والے چپکے سے خفیہ رہتے ہوئے اپنا کام کرتے رہتے ہیں اسی طرح بلڈ پریشر کئی سال تک اندر ہی اندر فروغ پاتا رہتا ہے اور یکدم اس کا اظہار ہو کر یا مریض کو معذور کر دیتا ہے یا اس کے لئے مہلک ثابت ہو جاتا ہے۔ وہ مریض خوش قسمت ہیں جن کو اس کا علم اس وقت ہو جاتا ہے جب وہ کسی اور غرض سے اپنے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ ان کا بلڈ پریشر بھی چیک کر لیتا ہے۔

(۴) بلڈ پریشر کی چیکنگ

مندرجہ بالا امور سے واضح ہے کہ بلڈ پریشر کا معلوم کر لینا اور اسے کنٹرول کرنا نہایت ضروری ہے اور اس طرف سے بے پرواہی بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے پس چاہیئے کہ متواتر وقفوں وقفوں سے جب بھی موقع ملے بلڈ پریشر چیک کروا لیا جائے۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں، نہ تو تکلیف دہ ہے نہ زیادہ وقت لگتا ہے۔ ان لوگوں کو جن کی عمر ۳۵ سال سے زیادہ ہے ان کو بالخصوص بلڈ پریشر ضرور چیک کرواتے رہنا چاہیئے۔

نارمل بلڈ پریشر کتنا ہے؟ یہ مشکل سوال ہے ایک شخص کے لئے جو نارمل ہے ضروری نہیں کہ دوسرے کے لئے بھی وہی نارمل ہو۔ جن حالات میں بلڈ پریشر چیک کیا گیا وہ بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے عمر، صنف، خاندان سابقہ ہسٹری، ذاتی اور کام اور طریقہ زندگی، بودوباش اور رہائش سب باتیں بلڈ پریشر مختلف بتانے کا موجب ہیں۔ تاہم بہترین بلڈ پریشر ۸۰/۱۲۰ ہے۔ بعض کا نارمل ۷۰/۱۲۰ ہوتا ہے بعض کا ۸۰/۱۲۰ ویسے ۹۰/۱۴۰ بھی نارمل رینج میں آتا ہے۔ نیچے والا عدد زیادہ اہمیت رکھتا ہے یہی ہے جو صحیح صورتِ حال بتاتا ہے اگر یہ ۱۰۰ سے زیادہ ہو تو فکر کرنا چاہیئے علاج اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ نارمل بلڈ پریشر کے لئے ایک عام فارمولا اس طرح ہے ہے عمر + ۹۰/۲ یا ۸۰۔

(۵) کونسی باتیں ہائی بلڈ پریشر کا باعث ہیں

بلڈ پریشر کئی وجوہ کی بناء پر ہائی (HIGH) ہوتا ہے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) بعض مریضوں میں یہ کسی ABNORMALITY کی بناء پر ہوتا ہے جو عموماً گردوں میں ہوتی ہے شاذ مریضوں میں دماغ یا حرام مغز کی بیماری بھی اس کی وجہ بن سکتی ہے۔ لیکن اس کی شناخت آسانی سے نہیں ہوتی اور عموماً یہ خرابی خفیہ طور پر بڑھتی رہتی ہے تاہم ایسے مریضوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(ii) وراثت بھی ایک عنصر ہے دیکھا گیا ہے کہ جس طرح قد اور آنکھوں کا رنگ وغیرہ خاندان میں چلتا ہے اسی طرح جن کو بلڈ پریشر ہو یہ آگے ان کی اولادوں میں جانے کا بہت زیادہ امکان ہے۔

(iii) ماحول اور رہن سہن کے حالات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ کم ترقی یافتہ ممالک اور قوموں کے افراد یا جو نمک کا استعمال کم کرتے ہیں ان کو بلڈ پریشر کی تکلیف نسبتاً بہت کم ہوتی ہے۔

(iv) موٹاپا، اعصاب پر اثر کرنے والی اشیاء کا زیادہ استعمال، فیملی پلاننگ سے متعلق ادویہ کا زیادہ استعمال اور تمباکو نوشی بھی ہائی بلڈ پریشر کا سبب بنتے ہیں۔

(v) اعصابی تناؤ (TENSION) اور فکرمندی (ANXIETY) ایسے HORMONES پیدا کرتے ہیں جو کہ چھوٹی شریانوں کے سکڑنے کے عمل کو بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں اور نتیجۃً بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔

یاد رہے کہ وقتی NERVOUSNESS یا غیر معمولی سردی یا لمبے سفر، یا زیادہ کھانے کے بعد یا ورزش کے بعد عارضی طور پر بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے لیکن اگر جلد ہی یہ نارمل ہو جائے تو یہ کوئی بیماری نہیں۔

(۶) پرہیز اور علاج

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بلڈ پریشر نارمل رہے اور ہائی بلڈ پریشر سے بچا جائے تو اس کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اور پرہیز لازم ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا نکلے تو اس کا سیدھا سادھا علاج ہے بعض احتیاطی تدابیر اور علاج ذیل میں پیش ہیں

(i) آہستہ آہستہ اپنا وزن کم کیجیے۔ یاد رکھئے جیسے وزن بڑھتا بھی آہستہ آہستہ ہے ایسے ہی گھٹتا بھی آہستہ آہستہ ہے اس لئے صبر سے کام لیتے ہوئے استقلال کے ساتھ اور مستقل مزاجی سے وزن کم کرنے والی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں حتیٰ کہ آپ کا وزن معیاری ہو جائے۔

(ii) کافی، چائے اوولٹین قسم کی اشیاء کا استعمال بہت کم کر دیں۔

(iii) سگریٹ نوشی سے بکلی اجتناب کیجیے۔ اگر لمبے عرصہ سے اس کی عادت ہے تو اس میں زیادہ سے زیادہ کمی کر دیجیے۔

(iv) خوراک میں احتیاط کیجیے اور مرغن غذا چربی پیدا کرنے والی اشیاء اور زیادہ تلی ہوئی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔

(v) نمک کا استعمال بھی کم سے کم کیجیے۔ عموماً ہم اپنی ضرورت سے زیادہ نمک کھاتے ہیں۔ اس کا استعمال کم کرنے کے لئے حسب ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

ا۔ کھانے پکانے میں کم نمک استعمال کیا جائے لیکن کمی آہستہ آہستہ کی جانی چاہیئے تا کہ کھانا بدمزہ نہ لگے۔

ب۔ تیار کھانے میں مزید نمک نہ ملائیے

ج۔ ڈبوں میں بند اور PROCESSED فوڈ کی بجائے تازہ فوڈ استعمال کریں۔

د۔ واضح طور پر نمکین اشیاء مثلاً تلی ہوئی چیزیں، خستہ اور نمکین مونگ پھلی دال چنے یا چپس وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ان کی مقدار کم سے کم ہونی چاہیئے۔

(vi) اگر ورزش نہیں کرتے تو معمولی ورزش شروع کر دیں۔ سخت ورزش یا گیم مناسب نہیں رہے گی۔ لمبی اور کھلی ہوا میں سیر اور تیز قدمی بہترین علاج ہے اس بارہ میں طبی مشورہ بھی مفید رہے گا۔ ہلکی جاگنگ JOGGING اور تیراکی بھی مفید ہیں۔

(vii) غور کریں کہ کون کون سی باتیں آپ کے ذہن پر ایسا اثر کرتی ہیں کہ اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ اور فکرمندی (STRESS, ANXIETY, TENSION) پیدا ہوتی ہے اور پھر ایسی باتوں سے اجتناب اور بچنے کے لئے ضروری کوشش کی جائے سب سے ضروری بات پُر امن اور اطمینان سے رہنا ہے۔ کسی خوف اور فکر کی ضرورت نہیں خواہ مخواہ معمولی معمولی باتوں سے OFFEND نہ ہوں اور دماغ اور روح کو امن سے وقت گزارنے کی عادت ڈالیں اور ہمیشہ پر اعتماد رہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور دعا کی قوت حاصل کریں اور شفا پائیں۔

(viii) جس ڈاکٹر سے عموماً آپ علاج کرواتے ہیں (جو امید ہے مستند تجربہ کار اور قابل اعتماد ہوگا) اسی سے یا کسی اور ماہر اور زیادہ تجربہ کار ڈاکٹر سے تفصیلی مشورہ حاصل کریں۔ اسے اپنی بیماری کی ساری کیفیات بتائیں اور جو جو ٹیسٹ وہ کروانے کے لئے کہے وہ کروانے کے بعد اگر ضرورت ہو تو علاج باقاعدہ کروائیں اور جو ادویات وہ تجویز کرے اس کا باقاعدہ استعمال کریں۔ مشورہ مفصل اور مکمل ہونا چاہیئے تا کہ ایسی ادویہ ہی تجویز ہوں جن کے مابعد برے اثرات SIDE EFFECTS نہ ہوں اور آپ کے لئے یہ ادویہ موافق ہوں۔

واضح ہو کہ ان ادویہ سے بلڈ پریشر تو کنٹرول ہو جائے گا لیکن اصل بیماری کا یہ علاج (CURE) نہیں۔ بیماری کا علاج وہی ہے جو اوپر دیا جا چکا ہے آپ نے خود ذاتی توجہ کوشش محنت، عزم اور ہمت اور حوصلہ سے کرنا ہے

(۷) ڈاکٹر کے پاس جانے پر وہ کیا کرے گا

جب آپ ڈاکٹر کے پاس بلڈ پریشر چیک اپ کے لئے جائیں گے تو وہ حسب ذیل کارروائی کرے گا۔

(i) عموماً ڈاکٹر آپ کے بلڈ پریشر کے کئی ٹیسٹ لے کر معلوم کرے گا کہ یہ نارمل ہے یا کہ بڑھا ہوا ہے اور پھر یہ کہ وقتی طور پر یہ بڑھا ہوا ہے یا کہ کچھ عرصہ تک بڑھا ہی رہتا ہے اس سے وہ یہ نتیجہ نکالے گا کہ بلڈ پریشر کنٹرول کرنے کی کس حد تک ضرورت ہے

(ii) اگر ڈاکٹر کے نزدیک آپ واقعی بلڈ پریشر کے مریض ہیں تو وہ یہ بھی چیک کرے گا کہ خدانخواستہ اس کا اثر دل، پھیپھڑوں، آنکھوں اور گردوں پر تو نہیں پڑ چکا اس غرض کے لئے وہ بلڈ ٹیسٹ ایکسرے اور ای سی جی کرے گا۔

(iii) اگر گردے متاثر ہونے کا شبہ ہو تو اس کا خاص ایکسرے وغیرہ بھی کرے گا

(iv) خوراک کے بارہ میں ہدایات دے گا نمک، تمباکو نوشی، کافی اور چائے وغیرہ کے استعمال میں مناسب کمی اور موزوں اور مناسب حال ورزش تجویز کرے گا۔

(v) ضروری ادویہ بطور علاج تجویز کرے گا۔

یاد رکھئے ڈاکٹر جو بھی مشورہ دے اس پر پورا اعتماد کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے، یہ نہیں کہ اس کے بعد ادھر ادھر سے غیر تجربہ کار اور غیر مستند اور خود ساختہ طبی ماہرین کی باتوں میں آکر اپنی بیماریوں کو اندر ہی اندر بڑھتے رہنے کا موقع دیں جو کسی وقت بھی انتہائی خطرناک شکل اختیار کر سکتی ہے۔

ایک بات جو بڑی اہم ہے یہ ہے کہ خواہ مخواہ بلڈ پریشر کے اعداد سے پریشان اور فکرمند نہ ہوں اور گھبرا کر بار بار چیک کروانے کی بھی ضرورت نہیں ڈاکٹر بہتر جانتا ہے کہ کتنے وقفہ کے بعد چیک ہونا ضروری ہے نیز بیماری کو دل پر سوار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے فکرمندی (ANXIETY) میں اضافہ ہوگا۔ اور نتیجۃً بلڈ پریشر اور بڑھے گا لہٰذا RELAX کریں اور ضروری علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز اور ورزش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتے رہیں وہ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے اس بیماری کے برے نتائج سے محفوظ رکھے گا اور اس سے نجات دلا دے گا۔

آخر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے خیال میں چونکہ موٹے یا زیادہ کھانے والوں کے علاوہ ہلکے بدن کم خور اور ورزش کرنے والے افراد کو بھی اور تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو بھی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے یا نتیجۃً دل کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے تو پھر اگر ایسی پرہیز نہ بھی کی جائے تو چنداں فرق نہیں پڑتا۔ یہ خیال ہرگز درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ "انسان دل کی صحت مندی اور حفاظت" کے تحت عرض کیا جا چکا ہے بہت سے عوامل ہیں جو کہ RISK FACTORS کہلاتے ہیں یعنی کہ بلڈ پریشر اور دل کے امراض کا موجب ہوتے ہیں یا اس میں اضافہ کرتے ہیں جو اس کے امکان کو کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔ ان عوامل میں سے کسی ایک کو دور کرنے سے یقیناً خطرہ میں بے پناہ کمی ہو جاتی ہے اور یہ بات تجربات سے ثابت شدہ ہے اس کی ایک مثال ذیل میں پیش ہے۔

ایک شخص جس کی عمر ۵۰ سال ہو اوپر والا بلڈ پریشر ۱۹۵ ہو۔ سیرم کالسٹرال ۳۳۵ اور HDL کالسٹرال ۴۰ ہو وہ اگر سگریٹ نوشی بھی کرتا ہے اور اسے ذیابیطس بھی ہے تو اس پر آئندہ ۸ سال میں دل کی تکلیف ہو جانے کا شدید اندیشہ ہے یعنی ۸۰ فیصدی سے زیادہ امکان ہے۔ اور اگر مناسب علاج سے اس کا بلڈ پریشر کم ہو کر ۱۲۰ پر آ جائے تو دل کا کوئی مرض ہونے کا امکان قریباً ۵۰ فیصدی رہ جائے گا۔

مزید برآں مناسب علاج سے اگر اس کا کالسٹرال بھی کم کر لیا جائے اور یہ ۲۱۰ پر آ جائے تو بلڈ پریشر اور کالسٹرال کی بڑھوتی دونوں RISK FACTORS کی کمی سے دل کی بیماری کا امکان ۸۰ فیصدی سے گر کر صرف ۲۵ فیصد رہ جائے گا

اس مثال سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ RISK FACTOR میں کمی کس قدر کامیابی عطا کرتی ہے پس نہایت ضروری ہے کہ اپنی ایسی عادات کو دور کیا جائے جو کہ صحت پر برا اثر ڈالتی ہیں، زندگی کو REGULAR کیا جائے۔ سکون اور اطمینان سے رہنا سیکھا جائے اور گاہے بگاہے مناسب وقفوں سے اپنی تسلی کے لئے مناسب چیک اپ بھی کروایا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات ہر احمدی تک پہنچنے چاہئیں۔ آپ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

کیا ہمارا ایمان ہمیں مشکلات سے محفوظ رکھتا ہے؟ ہمیں بیمار نہیں ہونے دیتا؟ ہمیں غربت سے بچاتے رکھتا ہے؟ ہمارے لئے کسی ابتلاء کی راہ میں روک بن کر کھڑا ہو جاتا ہے؟

نہیں ایسا نہیں ہے۔ ہم اپنے گرد و پیش دیکھتے ہیں تو وہ لوگ جو پختہ ایمان کے حامل ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی میں اور اس کے قادر و توانا ہونے میں پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ انہیں بسا اوقات غربت بھی تنگ کرتی ہے۔ بیماری بھی آ دبوچتی ہے۔ مشکلات بھی گھیرا ڈال لیتی ہیں۔ اور ابتلاء پر ابتلاء بھی آتے ہیں۔ ان باتوں کو دیکھ کر بعض لوگ سوچتے ہیں کہ ایمان کا فائدہ کیا؟ ایمان کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ہمیں عزم، ہمت، استقلال اور صبر عطا کرتا ہے۔ پختہ ایمان والے غربت میں بھی خوش، بیماریوں میں بھی خوش، ابتلاؤں میں بھی خوش اور مشکلات میں بھی خوش۔ انہیں اپنے خدا پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ جب تک وہ کچھ نہ چاہے۔ دنیا میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر تکلیف آتی ہے تو اس سے اس کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے اگر ابتلاء آیا ہے تو اس سے وہ آگے بڑھنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے اگر غربت ہے تو قابل قبول ہے۔ آخر ہم میں کون ایسا غریب ہے جس سے دنیا میں غریب تر موجود نہیں۔ مشکلات بھی ہیں تو سمجھتے ہیں دور ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کا پشت پناہ ہے ان کی مدد کرے گا۔ ہر حال میں ان کی مدد کریگا۔ اور وہ مدد کرتا بھی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے قادر ہونے پر پورا پورا یقین نہیں ہے۔ ان پر ابتلاء آئیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اب ڈوبے کہ ڈوبے۔ مشکلات آئیں تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا کوئی ہے ہی نہیں۔ غربت آگے تو زمانے بھر کو کوستے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اپنی نادانی اور کم فہمی میں خدا کو بھی کوستے ہیں۔ اس دنیا میں انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ساری مشکلات انہیں کے سر پر آ پڑی ہیں۔ اس لئے بعض اوقات اس قسم کے لوگ چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے خودکشی کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو ماننے اور نہ ماننے میں صرف اتنا ہی فرق نہیں کہ ایک شخص مذہبی بن جاتا ہے اور دوسرا غیر مذہبی۔ اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ انسان کو حوصلہ اور ہمت کی ضرورت ہے۔ عزم کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے حالات میں سے گزرنا اس کے لئے لازمہ حیات بن جاتا ہے اگر وہ یہ سمجھے کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ اور ان باتوں میں سے ہنسی خوشی گزر کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ تو اس جیسا خوش اور خوش قسمت کوئی دوسرا انسان نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ پر یقین نہ ہو تو انسان کے قدم ہر وقت ڈگمگاتے ہیں اس کے ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ یہ خیال اسے ستاتا ہے۔ مشکلیں اس کے لئے ایسی پریشانی پیدا کرتی ہیں۔ کہ بعض اوقات زندگی کا صحیح راستہ کھو بیٹھتا ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ مذہب یا خدا تعالیٰ پر ایمان ایک ایسی بات ہے جس سے انسان بیماریوں۔ مصائب۔ مشکلات اور ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔ یہ درست نہیں۔ البتہ یہ فیصلہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان ہو تو ساری چیزیں خس و خاشاک کی طرح نظر آتی ہیں۔ ان کی کوئی وقعت ہی نہیں رہ جاتی نہ غربت انسان کو تنگ کرتی ہے۔ نہ مشکلات اس کا راستہ روکتی ہیں نہ ابتلاء اس کو دباتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کتنا بڑا فرق ہے یہ واقعی کتنا بڑا فرق ہے یہ۔ اگر ہم اس پر غور کریں تو ہمیں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کو قادر و توانا ماننے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ ایک سچائی کو مان کر ہم اپنے راستے کو ہموار کر لیں گے۔ ہم اپنی منزلِ مقصود کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے۔

کہتے ہیں نا کہ ایک سیاسی لیڈر نے تقریر کرتے ہوتے کہا کہ اگر خدا نہیں ہے تو ہمیں ایک خدا بنا لینا چاہیئے۔ بات تو غیر منطقی سی ہے کون انسان کوئی خدا بنا سکتا ہے۔ لیکن اس ایک فقرے میں اس کا اس بات پر یقین جھلکتا ہے کہ خدا کے بغیر انسان کا گزارا نہیں۔ خدا کا دامن پکڑ کے وہ ہر قسم کے حالات میں سے خوش خرم گزر سکتا ہے۔ اور اپنی کامیابیوں کی منزل کو قریب سے قریب تر پا سکتا ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ کمیونزم میں اور ہمارے مذہب میں فرق یہ ہے کہ کمیونزم بھی روٹی دیتا ہے اور ہمارا مذہب بھی روٹی دیتا ہے لیکن کمیونزم خدا کے بغیر روٹی دیتا ہے اور ہمارا مذہب روٹی بھی دیتا ہے اور خدا بھی دیتا ہے یعنی کمیونزم کے پیروکار خدا کو نہیں مانتے۔ اور اس لئے انہیں ان تمام طاقتوں سے محروم رہنا پڑتا ہے جو ہمارے مذہب میں روٹی اور خدا دونوں کی موجودگی سے حاصل ہو سکتی ہیں اور اگر مذہب کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح دکھائی دیتی ہے کہ ہر نبی اور ہر مصلح کی تعلیم کا بنیادی نکتہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور اس کے قادر و توانا ہونے پر ایمان ہے یہی وہ بنیادی نکتہ ہے۔ جس سے قناعت اخلاقی اقدار، سچائی، امانت، دیانت پھوٹتی ہیں۔ آج ہمارا کام دنیا کو واپس خدا کے آستانے پر لانا ہے اور انہیں اس بات کا یقین دلانا ہے کہ خدا ایک زندہ خدا ہے یہی ہمارا کام ہے اور یہی کام ہم خدا کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں سرانجام دے رہے ہیں۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

میں احتیاط کریں اور اُن کی راہنمائی کریں۔ اس سے ان کا مستقبل روشن ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے سب سے پہلے عربی زبان سکھانے پر زور دیں کیونکہ اس کی وجہ سے قرآن مجید۔ حدیث اور علوم دینیہ سمجھنے اور سیکھنے میں آسانی ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اردو زبان بھی ضروری ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کا لٹریچر اردو اور عربی زبان میں زیادہ ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کے اقتباسات ہمارے عربی مجلہ التقویٰ میں شائع ہوتے ہیں۔ اس پر عرب کے علماء اور مفتیوں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں اور تعریفی خطوط شائع ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک دیگر زبانوں کا تعلق ہے خدا کے فضل سے نئی نسل جو مختلف ممالک میں پرورش پا رہی ہے وہ اچھی زبان بول لیتے ہیں۔ پس واقفین بچوں کو اردو عربی اور مقامی زبان کا ماہر بنانے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ واقفین بچوں کو خوش اخلاق ہونا چاہیئے۔ اخلاق کے معنی انسان کے میل جول میں ایسا خُلق ہے جس سے وہ دوست زیادہ بناتا ہے اور دشمن کم۔ ایک خوش اخلاق مربی زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ بد اخلاق انسان سے لوگ بدکتے ہیں۔ اچھے اخلاق سے انسان دشمنوں میں بھی راہ پا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک واقفین بچیوں کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ماں باپ سوال کرتے ہیں۔ اُن پر وہی باتیں اطلاق پاتی ہیں جو بچوں پر پاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کو امورِ خانہ داری۔ سلیقہ شعاری اور گھریلو اقتصادیات کے زیور سے آراستہ کرنا بھی ضروری ہے۔ ان کی تربیت ایسے رنگ میں کریں کہ وہ سادہ اور مشقت والی زندگی کی عادی ہوں۔ تھوڑے پیسے میں سلیقے سے رہ سکتی ہوں۔ جن بچیوں کو مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ گھر کو جہنم بنا دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین بچیوں کو استانیاں بنانے کی ٹریننگ دینا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر سپیشلسٹ اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ یہ سارے کام ایسے ہیں جن کو عورتیں عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر اُن کو زبانوں کی ماہر بنایا جائے اور تصنیفی خدمات سرانجام دیں۔

حضور نے فرمایا امیر گھرانے اپنے واقفین زندگی بچوں کے لئے مراعات مہیا کریں۔ پھر وہ بہتر رنگ میں قومی ذمہ داریوں کا حق ادا کر سکیں گے ایسے بچے احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتے اور امانت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ دعا پر زور دیں۔ ان بچوں کے لئے دردمندانہ دعا کریں اور دعا کرنے کی تربیت دیں تاکہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کر کے اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

بُرے آدمی سے نفرت نہ کریں اس کی برائی سے نفرت کریں۔ اور پیار اور محبت کے ساتھ اس کی برائی کو دور کریں۔
اس پر غصہ کا اظہار ہرگز نہ کریں اس کے لئے اپنے دل میں درد پیدا کریں۔ یہی اصلاح کا بہترین طریق ہے۔

مجھے وہ صدق اور ہمت بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں ۔ حضرت بانی سلسلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالکلام آزاد

پروفیسر نثار احمد فاروقی (دہلی)

مولانا ابوالکلام آزاد بلاشبہ ایک نادرِ روزگار شخصیت تھے۔ ایسی شخصیت جو پردۂ ہستی پر کبھی برسوں میں نمودار ہوتی ہے جو اپنے زمانے سے آگے ہوتی ہے اور تاریخ کے دامن پر اپنی انمٹ چھاپ چھوڑ جاتی ہے۔ مولانا آزاد ایک روایتی مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے مگر ان کا ذہن بچپن ہی سے آزادہ رَو تھا۔ انہوں نے فکر و تحقیق اور تلاش و تعبیر میں نئی راہیں ڈھونڈیں اور اندھی تقلید کو کبھی اپنے لئے گوارا نہیں کیا۔ انہوں نے عربی فارسی کی درسی کتابوں کے علاوہ دینیات کی اہم اور مستند کتابوں کا مطالعہ کیا اور صرف اسی پر قناعت نہیں کی۔ بلکہ مغربی علوم و افکار سے بھی اپنے ذاتی مطالعے کے ذریعے شناسائی حاصل کرتے رہے۔

آخر عمر میں تو اُنہوں نے کچھ فرنچ بھی سیکھ لی تھی اور فرانسیسی ادب کا مطالعہ کرتے تھے۔ اس طرح ان کا ذہن قدیم و جدید کا ایک خوشگوار سنگم بن گیا تھا جس میں خیالات کی تازگی اور شادابی پائی جاتی ہے۔

انہوں نے مذہب سے کبھی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ وہ اُس کی قوت اور تاثیر کے قائل تھے اور عقائد کو منطقی بنیاد فراہم کرنا چاہتے تھے۔

آزاد تخلّص تھا

ان کی تخلیقی قوّت کا سب سے پہلا اظہار شاعری میں ہوا۔ آزاد تخلّص اسی کی یادگار ہے۔ اگر وہ غیر معمولی ذہنی صلاحیت کے انسان نہ ہوتے تو زیادہ سے زیادہ ایک عوام پسند شاعر بن کر رہ جاتے مگر شاعری بھی ان کے پُرجوش خیالات کا ساتھ نہ دے سکی۔ اور وہ اس کوچے سے بہت جلد باہر نکل آئے۔ ان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اپنے گرد و پیش کی دُنیا کا علم رکھتے تھے اس سے بے تعلق نہیں تھے۔ اس وقت کا مشرق ایک خوابِ گراں سے بیدار ہو رہا تھا مصر میں علامہ جمال الدین افغانی نے تجدّد کی رُوح پھونک دی تھی۔ اور محمد عبدہٗ جیسے عالم اپنی تحریر و تقریر سے اجتماعی سیاسی شعور کو بیدار کر رہے تھے۔ ادھر ہندوستان میں بھی انڈین نیشنل کانگرس کو قائم پندرہ ۱۵ سال گزر چکے تھے اور ہندوستانیوں کو اپنے سیاسی حقوق کا احساس پیدا ہو چلا تھا۔ مولانا آزاد نے اس تعمیری کام میں علمی حصّہ یُوں لیا کہ صحافت کے میدان میں اُتر آئے۔ انہوں نے اس زمانے کے مشہور اخبار "وکیل" امرتسر میں کچھ عرصہ تک ملازمت بھی کی پھر خود اپنے اخبار بھی جاری کئے۔

"لسان الصدق" نامی اخبار جب شائع ہوا ہے تو مولانا آزاد ملک کے علمی و ادبی حلقوں میں ایک جانا پہچانا نام بن چکے تھے انہوں نے ایک عربی مجلّہ "الجامعہ" بھی نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر شاید اس کا حلقہ بہت محدود رہا اور وہ اسے جاری نہ رکھ سکے۔

مولانا آزاد نے یُوں تو متعدد اخبار جاری کئے جو کبھی برطانوی سامراج کی پالیسی کے باعث بند ہُوئے کبھی کسی اور سبب سے۔ مگر اُردو صحافت کی تاریخ میں "الہلال" بدرِ کامل کی طرح چمک رہا ہے اس نے عوام اور خواص دونوں کو بیدار کیا مگر اس کی خصوصیت یہ ہے کہ

دُوسرے اخباروں کے برخلاف اس کی تاثیر خواص کے حلقے میں زیادہ تھی اور اس کا ظاہر و باطن سب کچھ اپنے دَور کے دُوسرے اخباروں سے بالکل منفرد تھا۔

الہلال کے پُرانے فائل آج تک لوگ سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ الہلال کے بعد اُنہوں نے البلاغ اور پیغام بھی جاری کئے۔ مگر مولانا اور الہلال ایک دوسرے کے ساتھ ایسے وابستہ ہو گئے ہیں کہ ان کے دُوسرے اخباروں کا تو عام آدمی کو تصوّر بھی نہیں آتا۔ مولانا روایتی یا فنی صحافی بھی نہ تھے۔ ان کے مضامین مختلف سیاسی۔ معاشرتی اور مذہبی و تاریخی موضُوعات پر عالمانہ شان لئے ہوتے تھے جن کی افادیت آج بھی باقی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ بعض مسائل پر جو وقتی طور پر اہم تھے اُنہوں نے بہت جذباتی انداز میں بھی لکھا ہے اور صحافت میں اپنی خطابت کا سارا زور صرف کر دیا ہے۔ خطیب یعنی مقرر بھی وہ بے مثال تھے۔ جب کسی موضُوع پر پبلک جلسے میں تقریر کرتے تھے تو ایسا سماں بندھ جاتا تھا جیسے آسمان سے کوئی صدا آ رہی ہے وہ لاکھوں کے مجمع کو اپنی تقریر کے سحرِ جلالی سے مسخر کر لیتے تھے۔ یہ نہ تھا کہ ان کی تقریر میں نری لفّاظی ہو۔ بات کہنے کا نرالا انداز تھا اچھوتی تشبیہیں اور انوکھے استعارے تھے۔

کہیں عربی خطابت کا جلال تھا تو کہیں فارسی تغزل کی شیرینی اور جمال کبھی آیات و احادیث کو نگینے کی طرح ٹانک دیتے تھے۔ کبھی تلمیح اور محاکات سے لفظوں میں مقناطیس کی سی کشش پیدا کر دیتے تھے۔

وہ بولتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوندا لپک رہا ہے۔ ایک شعلہ ہے جو زبانہ زن ہے ایک تیز رو دریا ہے جو پتھر دل سے ٹکرا کر اپنا راستہ بنا رہا ہے۔ تحریکِ آزادی کے اس دَور میں جنہوں نے مولانا آزاد کی جوشیلی تقریریں سُنی ہیں وہ اُن کے کیف و اثر کو کبھی بھول نہیں سکتے۔

صاحبِ طرز نثر نگار

خطابت کے ساتھ ہی وہ ایک صاحبِ طرز نثر نگار بھی تھے۔ اُردو نثر نگاری اور اسلوب کی کوئی تاریخ کتنی ہی مختصر لکھی جائے اس میں مولانا آزاد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یُوں تو الہلال کے صفحات ان کی قوتِ کلام کے گواہ ہیں اور تذکرہ بھی اپنے بوجھل پن کے باوجود ایک اسلوب تو رکھتا ہے مگر مولانا کے منفرد اسلوب نگارش کا نکھار جیسا "غبار خاطر" میں پایا جاتا ہے ویسا اور کہیں نہیں ملتا۔ اپنے مضامین کے تنوع اور اسلوب کی دلکشی و گہرائی کے لحاظ سے غبار خاطر اُردو نثر کے سرمائے میں ایک قابل فخر اضافہ ہے۔

"تذکرہ" اُن کی سوانح عمری ہے مگر یہ صرف تمہید ہی میں تمام ہو گئی ہے۔ ہماری محرومی یہ ہے کہ مولانا آزاد کے سارے اہم کام ناتمام رہ گئے۔

- تذکرہ اگر وہ پُورا کر سکتے تو عہد کی تاریخ کا ایک اُجلا آئینہ ہوتا مگر وہ نامکمل رہ گیا
- پھر انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی تو وہ بھی ایک تہائی قرآن سے زیادہ نہ لکھ پائے۔
- انتقال سے قبل اُنہوں نے اپنے تجربات و مشاہدات پروفیسر ہمایوں کبیر کو لکھوانے شروع کئے تو یہ تین جلدوں کا پروگرام تھا مگر صرف ایک ہی جلد تیار ہو سکی۔ اُس کے بھی تیس صفحات کی رونمائی اب تیس ۳۰ برس کے بعد ہوئی ہے۔
- تفسیر قرآن مولانا آزاد کا خاص ذوق تھا اور اس میں شک نہیں کہ اُردو کے تفسیری سرمائے میں "ترجمان القرآن" ایک امتیازی شان رکھتی ہے اس کی پہلی جلد میں سورۂ فاتحہ کی جیسی فصیح و بلیغ، دل کش، پُرتاثیر اور افاداتِ علمیہ سے بھرپُور تفسیر مولانا آزاد نے دی ہے۔ وہ اُردو کے تفسیری ادب میں ایک لعل شب چراغ کی طرح روشن رہے گی۔

قومی و سیاسی خدمات

اب ذرا مولانا آزاد کی قومی و سیاسی خدمات پر ایک نظر ڈال لیجئے۔ اُنہوں نے ۱۹۱۲ء سے بھی پہلے اپنے سیاسی نظریات کا تعین کر لیا تھا اور تقریباً چالیس برس وہ اس پر استقامت سے جمے رہے وہ ایک سچے محبِ وطن تھے۔

اور ہندوستان کی تقسیم کے آخر وقت تک سخت مخالف رہے بلکہ یہ تقسیم اُنہیں اپنی محرومی اور شکست کا احساس دلا گئی مگر انہوں نے ۱۹۴۷ء کے بعد کبھی پاکستان کی مخالفت میں کوئی بیان نہیں دیا۔

یہ ان کی حقیقت پسندی تھی۔ وہ سات سال تک آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر رہے، پہلی بار وہ کانگرس کے صدر صرف ۳۵ سال کی عمر میں منتخب ہوئے تھے۔ اتنا کم سن کوئی دوسرا صدر نہیں ہوا۔ اُنہوں نے جنگ آزادی میں بار بار جیل کی سیر بھی کی اور ۱۹۴۲ء تک وہ اپنی زندگی کے ہر ہفتے کا ایک دن جیل میں گزار چکے تھے۔ ہمارے آزادی کے رہنماؤں میں صرف مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو ہی قومی خدمات کا ایسا شاندار ریکارڈ پیش کر سکتے ہیں۔ مولانا کو کسی عُہدے کا لالچ بھی نہیں تھا ورنہ ۱۹۴۷ء میں آزادی ملنے پر وہ پارٹی لیڈر ہو سکتے تھے۔

انہوں نے اپنے علمی ذوق کے مطابق وزیر تعلیم رہنا پسند کیا اور دس ۱۰ سال تک نہایت کامیاب اور خوش اسلوبی کے ساتھ اس وزارت کی قیادت کی۔

خوش اطوار لطیف الطبع

بحیثیت انسان مولانا آزاد بڑے نستعلیق۔ خوش اطوار باذوق لطیف طبع اور غیور تھے۔ انہوں نے اپنی منفرد وضع کو ہر حال میں نباہنا سیکھ لیا تھا۔

الیکشن میں بھی وہ جس حلقے سے اُمیدوار ہوئے اس میں کبھی ووٹ مانگنے نہیں گئے۔ بلکہ نتیجہ آنے پر اپنے ووٹروں کا شکریہ ادا کرنے جاتے تھے۔ اُن کے ملنے والے لاکھوں تھے مگر حلقۂ احباب بہت محدُود تھا۔ وہ اتنی عمر سیاست میں اور عوامی تحریکوں میں گزار کر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

• ہمارے ایک دوست غلام مصطفےٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ ایک کیس میں ملوث ہیں۔

احباب دعا کریں کہ خداوند کریم اپنے فضلوں سے رہائی کے سامان پیدا کرے

چوہدری محمد خان بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ

بھی کبھی "عوامی" نہ بن سکے اور اپنے لئے گوشہ نشینی کو ہی پسند کیا۔ اہل علم و ادب کے وہ قدردان تھے۔ اور ان سے ملتے تو بے تکلف ہو جاتے تھے۔ وہ شہرت کے پیچھے نہیں بھاگتے تھے شہرت ان کے پیچھے بھاگتی تھی ان کے رہن سہن میں، خورد و نوش میں، وضع و لباس میں، ملنے جلنے میں ایک منفرد انداز تھا۔ جیسے وہ کسی حال میں تجتے نہ تھے۔ ان کا حافظہ بھی بہت غضب کا بتایا جاتا ہے۔ جو ان سے ایک بار مل لیتا اسے وہ کبھی بھولتے نہ تھے۔ اُن کی بے مثل قوت حافظہ کی بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔

عبقری یعنی جینیس

عربی زبان کا ایک لفظ "عبقری" ہے جسے انگریزی میں جینیس کہتے ہیں اور اس مفہوم کو پوری طرح ادا کر دینے والا کوئی لفظ اُردو میں غالباً نہیں ہے۔ مولانا آزاد پورے لفظی مفہوم میں "جینیس" تھے۔ ذکی، ذہین، خوش مزاج، نفیس طبع۔ انفرادیت پسند، تہ نشین اور دُور رس نگاہ رکھنے والے کثیر المطالعہ، قوی الحافظہ، معاملہ فہم اور جدید و قدیم کی خوبیوں کا دل آویز مجموعہ — وہ اگر سیاست میں نہ آتے تو دنیائے علم و ادب کو بہت کچھ دے گئے ہوتے — لیکن ایسے ہنگاموں میں زندگی گزار کر بھی انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ نامکمل ہونے کے باوجود انتہائی قیمتی اور باوقار سرمایہ ہے جس کی شادابی کو کبھی کملاہٹ نہیں پہنچے گی۔

ایک دانشور کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے سے بہت آگے ہوتا ہے اور بعض حالات میں اس کی پوری شناخت اور قدر بھی نہیں ہو پاتی ہے۔ آنے والی نسلیں اس کے آثار میں اس کے ذہن کی روشنی کا پرتو دیکھتی ہیں۔ مولانا آزاد کے بارے میں بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُنہیں وہ نسل اچھی طرح سمجھ پائے گی۔ جس کی نظروں کے سامنے سے معاصرت کے پردے پوری طرح اُٹھ چکے ہوں گے۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ـــ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء)

• میرے بیٹے مرزا طاہر احمد سعید جن کی عمر اب تقریباً ساڑھے تین سال ہے پیدائش کے فوراً بعد تیز بخار کی وجہ سے اُس کے اعصاب پر اثر پڑ گیا ہے ابھی تک چل نہیں سکتا۔ احباب کی خدمت میں بچے کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا نعیم احمد۔ پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

• مکرمہ شمسہ نسرین صاحبہ زوجہ شیخ نعیم احمد مظہر دارالرحمت شرقی دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں بچہ کی پیدائش ہونے والی ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

محمد انعام یوسف۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ

• مکرم ناصر احمد صاحب طاہر ابن مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب سٹھیالوی ربوہ بعارضہ بلڈ پریشر زیادہ علیل اور زیر علاج ہیں۔ احباب صحت و تندرستی کیلئے دعا کریں

فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

قائدین مجالس

ہر ماہ کی مقرر کردہ کتاب کا خدام ضرور مطالعہ کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کیا کریں۔ ماہ فروری کی کتاب مطالعہ "سبز اشتہار" ہے اور ماہ مارچ کی کتاب مطالعہ "برکات الدعا" ہے۔

مہتمم تعلیم مرکزیہ۔

عناوین مقالہ نویسی بر موقع صد سالہ جشن تشکر

۱۔ قرآن مجید اور سائنس

۲۔ گذشتہ سو سال میں دنیا میں ابھرنے والی مذہبی تحریکات اور ان کا تقابلی جائزہ۔

۳۔ شہدائے احمدیت۔

۴۔ دین حق کی نشأۃ ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا کردار۔

مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ الفاظ ۱۵ سے ۲۰ ہزار تک ہوں۔ مقالہ انگریزی۔ اردو یا عربی میں لکھ سکتے ہیں۔

مہتمم تعلیم مرکزیہ

افکار معاصرین

خواتین سے متعلق ایک جائزہ

انٹرنیشنل سٹڈی انسٹی ٹیوٹ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق مغربی جرمنی میں ایک کروڑ دس لاکھ خواتین زندگی کے ہر شعبے میں ملازمت سے منسلک ہیں۔ ان میں ۲۵ لاکھ خواتین ایسی ہیں جن کے بچے پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اور سروے کی روشنی میں آئیے ان کی روزمرہ کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ سال بھر زندگی کی راہیں کس طرح طے کرتی ہیں۔ اس سروے رپورٹ کے مطابق مغربی ممالک میں۔ ہفتہ میں پانچ دن یعنی (۴۰ گھنٹے) ملازمت کرنے کے بعد اوسطاً ہر خاتون ساڑھے تین گھنٹے گھر کے کام کاج میں صرف کرتی ہیں۔ پارٹ ٹائم کام کرنے والی خواتین چار گھنٹے اور بچوں والی خواتین تقریباً پانچ گھنٹے صرف کرتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر میں ایک خاتون گھر کا کام اور بچوں کے ساتھ ۴ مہینے اور ۲۵ دن صرف کرتی ہیں جو بچوں کی مناسب تربیت کے لئے ناکافی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یورپ میں بچے شروع سے ہی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تین مہینے اور دو دن گھر کی بشمول مہمانوں کے باورچی خانہ کی مصروفیات اور سال بھر میں تقریباً ایک ہزار کلو اشیائے خورد و نوش کا استعمال۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسی فی صد خواتین کو کھانا پکانا نہیں آتا۔

اس طرح پورے سال میں دو مہینے اور ۲۳ دن گھر کی صفائی اور جھاڑ پونچھ کے لئے بنتے ہیں۔

ایک مہینہ اور ۲۷ دن کپڑوں کی دھلائی اور استری وغیرہ۔

ایک مہینہ بارہ دن خریداری کے لئے سال بھر میں تقریباً ۱۲ ٹن وزن جائے خرید سے گھر لانے کے لئے پیدل راستہ طے کرنا پڑتا ہے اس میں انسان اوسلو کے شہر ناروے سے کویت تک چہل قدمی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی خاتون ایک مہینہ دس دن اپنے بناؤ سنگھار کے کاموں میں مصروف رہ کر گزارتی ہے۔ مغربی شادی شدہ خواتین میں ۳۱ فی صد اپنا اور خاوند کا حساب کتاب اپنے ہاتھ میں رکھتی ہیں جبکہ ۵۰ فیصد مل جل کر رکھتے ہیں۔ ۹۰ فی صد خواتین شوہر کی ذرائع اور مقدار آمدن سے باخبر جبکہ شوہر اس کے برعکس عموماً اپنی بیوی کی آمدن سے بے خبر رہتا ہے۔

ایک بیان

روزنامہ جسارت ۱۷ جنوری کے اداریہ میں لکھتا ہے۔

"پی پی پی کے خیرپور سے قومی اسمبلی کے رکن سید پرویز علی شاہ نے ہندو پنچایت کمیٹی سکھر کی طرف سے صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ و اطلاعات سید خورشید علی شاہ کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں "رام رام جئے بھٹو" کے الفاظ سے تقریر کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہندوؤں کے لئے جداگانہ انتخابات ختم کر کے انہیں عام نشستوں پر قومی و صوبائی انتخابات میں حصہ لینے کی آزادی دے دیگی ہم ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ پیپلز پارٹی سیکولر سیاست پر یقین رکھتی ہے۔ اس کے نزدیک سب سے بڑا مذہب انسانیت ہے اور وہ بلا امتیاز ہر پاکستانی کو برابر کے حقوق دینے کی قائل ہے — مسلمانوں کو اس ملک میں کوئی امتیاز حاصل نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اکثریت میں ہیں۔ اسی لئے اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے ۱۹۷۳ء کے دستور میں جداگانہ انتخابات کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اور ہندو و مسلمان مل کر انتخابات میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مگر ضیاء الحق نے ۱۹۸۵ء کے آئین میں ہندوؤں کے لئے علیحدہ طریق انتخاب رائج کیا۔ جسے ہم ختم کر کے دم لیں گے۔ پیپلز پارٹی کے نزدیک سندھی مسلمانوں اور ہندوؤں کی ثقافت ایک ہے۔ ہم تاریخی رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ ہندو خواہ پاکستان کا ہو یا کہیں اور کا وہ بھی سندھ سے محبت رکھتا ہے۔ ہم سماجی اور ثقافتی طور پر ایک دوسرے کے ساتھی ہیں دوسرے صوبوں اور علاقوں کے عوام سندھ اور اہل سندھ سے اتنی محبت نہیں رکھتے جتنی ہندو رکھتے ہیں۔ یہ تو مفاد پرست ہیں جو مذہبی تفریق پیدا کر کے لوگوں کو باہم لڑاتے ہیں ہم ہمیشہ مظلوم کے ساتھی رہے ہیں اور ظالم کے خلاف خواہ اس کا تعلق کسی مذہب و ملت سے ہو برسرپیکار رہتے ہیں۔ ہم نے کبھی ظالم کا ساتھ نہیں دیا۔ اور نہ کبھی دیں گے۔

(روزنامہ جسارت کراچی ـ ۱۷ جنوری ۱۹۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دفتر وقفِ جدید کی دوسری منزل اور ڈسپنسری کا سنگِ بنیاد

محترم مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے بنیادی اینٹ نصب کی اور دعا کرائی

ربوہ ۔۔ ۲۰ ؍ تبلیغ (فروری) آج یہاں وقفِ جدید کے دفتر کی دوسری منزل اور وقفِ جدید کی ڈسپنسری کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ محترم مولوی محمد حسین صاحب نے سنگِ بنیاد رکھا اور دعا کرائی۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی یہ تقریب صبح سوا نو بجے منعقد ہوئی پہلے وقف جدید کے دفتر کی دوسری منزل کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا۔ چونکہ محترم مولوی محمد حسین صاحب رفیق بانیٔ سلسلہ پیرانہ سال کی وجہ سے اوپر کی منزل پر نہ جا سکتے تھے اس لئے انہوں نے نیچے ہی تشریف فرما ہو کر ایک اینٹ پر دعا کی۔ اس سے قبل اس اینٹ پر مجلس وقفِ جدید کے صدر حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کی تھی۔ جملہ حاضرین کے اوپر تشریف لے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے اس اینٹ کو دعاؤں کے ساتھ بنیاد میں نصب کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل احباب نے ترتیب وار اینٹیں رکھیں۔

مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید، محترم خان حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی، محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی مشرق اوسط، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، محترم میجر عبدالقادر صاحب (ریٹائرڈ) ناظر دیوان، محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف و صدر الفضل بورڈ، محترم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال ثالث، و نگران ادارہ تعمیر، محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، محترم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانون صدر انجمن احمدیہ محترم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ، معلمین وقفِ جدید کے نمائندہ مکرم محمد عقیل صاحب، مکرم صوفی خدابخش صاحب زیروی، مکرم صوفی عبدالغفور صاحب اور آخر میں ناظم ارشاد و ناظم مال وقفِ جدید محترم اللہ بخش صاحب صادق نے اینٹ رکھی۔

اس کے بعد جملہ احباب نیچے تشریف لائے اور موجودہ بلڈنگ کی شرقی جانب وقفِ جدید کی فری ڈسپنسری کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے رفیق حضرت بانی سلسلہ محترم مولوی محمد حسین صاحب نے بنیاد میں اتر کر اینٹ رکھی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے اینٹ نصب کی۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے ترتیب وار اینٹیں رکھیں۔

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی قادیان، محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب، محترم خان حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید، محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی مشرقِ اوسط، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، محترم میجر عبدالقادر صاحب (ریٹائرڈ) ناظر دیوان، محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، محترم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال ثالث، محترم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی، محترم صوفی عبدالغفور صاحب، محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت و صدر الفضل بورڈ، محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد و ناظم مال وقفِ جدید اور آخر میں محترم محمد عقیل صاحب معلم وقفِ جدید نے بنیاد رکھی۔ آخر میں محترم مولوی محمد حسین صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی اس موقع پر ایک بکرا بطور صدقہ بھی ذبح کیا گیا۔

وقفِ جدید کے دفتر کی دوسری منزل اتنی ہی جگہ پر محیط ہے جتنی جگہ پر اس وقت موجودہ دفتر قائم ہے اس میں چار بڑے کمرے اور ملحقہ چھوٹے کمرے شامل ہیں۔ اسی طرح فری ہومیو ڈسپنسری کی عمارت ایک بڑے کمرے اور ملحقہ چھوٹے کمروں پر مشتمل ہے۔ وقفِ جدید کی فری ڈسپنسری ربوہ میں نہایت مقبول ہے روزانہ بیسیوں مریض اس سے استفادہ کرتے ہیں ایک تجربہ کار ہومیو ڈاکٹر صبح اور شام دو اوقات میں مریض دیکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی قیادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہونے سے پہلے خود اس ڈسپنسری کو چلاتے تھے اور روزانہ مریضوں کو ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔

تصحیح

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء کے الفضل میں ص ۲ پر ایک شکریہ احباب میں بھیجنے والی خاتون کا نام غلط شائع ہوگیا ہے۔ صحیح نام "خالدہ رحمٰن" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

لاہور کے احباب کیلئے ضروری اطلاع

لاہور کے جو احباب الفضل کا روزانہ کا پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروانا چاہتے ہوں یا اشتہارات الفضل میں دینے کے خواہش مند ہوں وہ ہمارے نمائندے مکرم عبدالمالک صاحب سے دارالذکر میں رابطہ قائم فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

خبریں

• کابل حکومت سے دوستی کے باوجود روس آئندہ افغانستان میں اپنی فوجیں لانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اسلام آباد میں روسی سفارت خانے کے ترجمان نے کہی۔

• کابل میں اسلحہ کی برآمدگی کے لئے گھر گھر چھاپے مارنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

• وزیر مملکت برائے دفاع کرنل ریٹائرڈ غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ حکومت سانحہ اوجڑی کیمپ کے تمام حقائق عوام کے علم میں لانے کے لئے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

• وزیر اعظم کے مشیر برائے اسٹیبلشمنٹ مسٹر راؤ رشید نے کہا ہے کہ ان کی حکومت کسی سرکاری ملازم کو برطرف نہیں کرے گی انہوں نے بتایا کہ ملازمتوں کے ڈھانچے کا جائزہ لینے کیلئے اصلاحات کمیشن قائم کر دیا ہے جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل اس کمیشن کے سربراہ ہوں گے۔

• بلوچستان کے رہنما جناب محمد خان اچکزئی چھ سال کی روپوشی کے بعد آج جب ظاہر ہوئے تو کوئٹہ سے پندرہ میل دور سے انہیں ایک جلوس کی شکل میں کوئٹہ لایا گیا۔ جہاں انہوں نے ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔

احاطہ دفتر لجنہ میں ملبوسات کی سیل

مورخہ ۸، ۹ مارچ بروز بدھ جمعرات احاطہ دفتر لجنہ مرکزیہ میں ریڈی میڈ ملبوسات کی سیل لگائی جارہی ہے جو صبح ۹ بجے سے لے کر شام ۵ بجے تک جاری رہے گی خواتین رعایتی نرخوں پر خریداری کر سکتی ہیں اس موقعہ پر اشیائے خورد و نوش کے سٹالز بھی لگائے جائیں گے۔

صفیہ عزیز
جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امورِ حیوانات کے ماہرین کیلئے
سیمپلز SAMPLES
جدید ویٹرنری میڈیسنز اکسیر سرکن۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر اپھارہ۔ اکسیر واہ۔ تریاق زہر باد اور اکسیر گلٹی پستان پر مشتمل لٹریچر اور کوئی تین ادویات خط لکھ کر بطور نمونہ طلب فرمائیں۔ معلومات کے لئے خود تشریف لانے والے ڈاکٹرز کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فونز: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر صاحب ۶۰۷